امامیہ دینیات

درجہ سوئم

سید نذر عباس رضوی

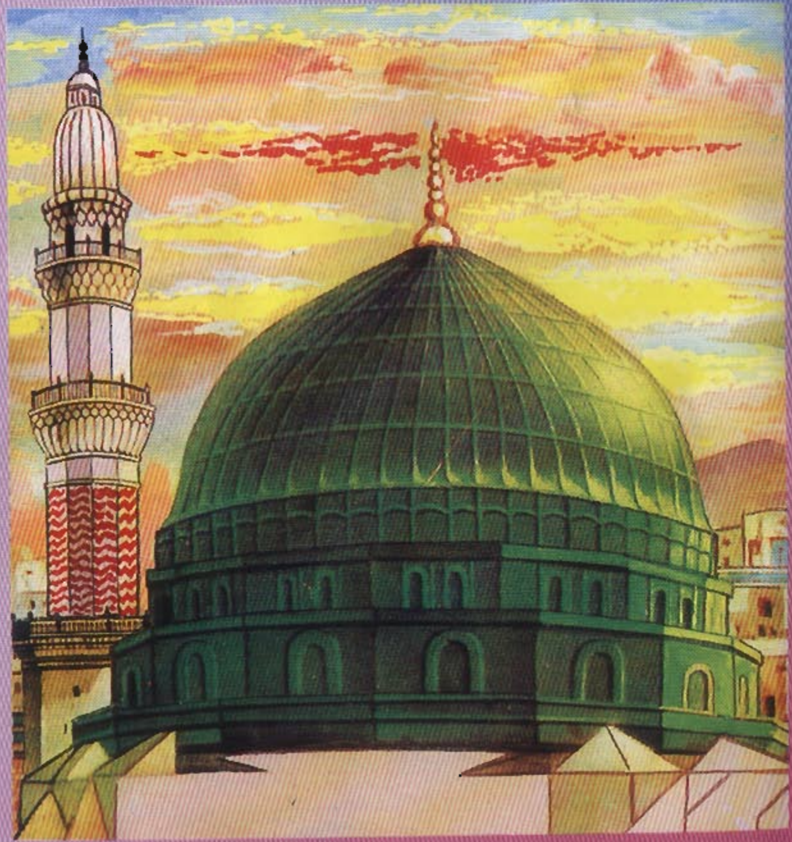

تنظیم المکاتب

فہرست دینی کتب تنظیم المکاتب

امامیہ دینیات درجہ اطفال (اردو)

امامیہ دینیات درجہ اول (اردو)

امامیہ دینیات درجہ دوم (اردو)

امامیہ دینیات درجہ سوم (اردو)

امامیہ دینیات درجہ چہارم (اردو)

امامیہ دینیات درجہ پنجم (اردو)

امامیہ نماز

امامیہ دینیات درجہ اطفال (سندھی)

امامیہ دینیات درجہ اول (سندھی)

امامیہ دینیات درجہ دوم (سندھی)

امامیہ دینیات درجہ سوم (سندھی)

امامیہ دینیات درجہ چہارم (سندھی)

امامیہ دینیات درجہ پنجم (سندھی)

امامیہ نماز (سندھی)

آسان قاعدہ

قاعدہ تجوید

عربی قاعدہ

امامیہ تعلیمات حصہ اول

امامیہ تعلیمات حصہ دوم

قواعد تجوید

رہنمائے تعلیم

چاند کا ثبوت

دیوان حضرت ابوطالبؑ

آداب زندگی

رہنمائے حج

گانے اور موسیقی کی ممانعت قرآن اور تعلیمات اہلبیت کی روشنی میں

سید نذر عباس
3-8-2010

درجہ سوئم

فہرست اسباق

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	مذہب	۲	۲۳	مالک ابن نویرہ	۳۲
۲	اگر خدا نہ ہوتا	۳	۲۴	تقلید	۳۳
۳	خدا کو بغیر دیکھے کیوں مانتے ہیں	۴	۲۵	طہارت و نجاست	۳۴
۴	ہمارا خدا	۶	۲۶	نجس اور پاک کے چند مسائل	۳۶
۵	مذہب اور لامذہبیت	۷	۲۷	بیت الخلاء کے آداب	۳۷
۶	اصول اور فروع	۸	۲۸	نجس چیزیں	۳۹
۷	خدا عادل ہے	۹	۲۹	پانی	۴۱
۸	نبوت	۱۰	۳۰	پانی سے طہارت	۴۳
۹	ہمارے رسولؐ	۱۱	۳۱	برتن کا پاک کرنا	۴۴
۱۰	امامؑ	۱۲	۳۲	زمین اور آفتاب کے ذریعہ طہارت	۴۵
۱۱	ہمارے امامؑ	۱۴			
۱۲	حضرت علیؑ کے اخلاق	۱۶	۳۳	طہارت کی دو مخصوص صورتیں	۴۶
۱۳	بارہ اماموں کی عمریں	۱۸	۳۴	شرائط وضو	۴۷
۱۴	موت کے بعد	۲۰	۳۵	وضو	۴۹
۱۵	قرآن معجزہ ہے	۲۲	۳۶	وضو کن باتوں سے ٹوٹ جاتا ہے	۵۱
۱۶	آداب تلاوت	۲۳	۳۷	طہارت و حدث	۵۲
۱۷	فرشتے	۲۴	۳۸	غسل	۵۳
۱۸	اسباب خیر و برکت	۲۵	۳۹	غسل ارتماسی	۵۵
۱۹	اسباب نحوست	۲۶	۴۰	غسل کی شرائط	۵۶
۲۰	آداب بندگی	۲۷	۴۱	احکام غسل	۵۷
۲۱	آداب زندگی	۲۹	۴۲	تیمم	۵۹
۲۲	دعائے کمیل	۳۱	۴۳	سورۃ الم نشرح معہ ترجمہ	۶۱
			۴۴	سورۃ الاعلیٰ معہ ترجمہ	۶۲

قیمت: ۱۶ روپے

Scanned for use by
my children living
abroad where books
are not easily available
S. Nazar Abbas
3.8.2010

محمد علی بک ایجنسی (اسلامی ثقافتی مرکز)
امام بارگاہ امام الصادقؑ G-9/2 اسلام آباد۔ 0321-5291921
امام بارگاہ یادگار حسینؑ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔ 0321-5291922
مرکزی امام بارگاہ دربار کے چکوال۔ 0543-551611، 0543-422045

معلّم کے لیے ہدایات

۱۔ سبق پڑھانے کے بعد بچوں سے ایسے سوالات کیے جائیں جن کے ذریعے وہ سبق کے مفہوم کو بیان کر سکیں۔

۲۔ سبق کے بعد والے سوالات کے جوابات مختصر لکھوا کر زبانی یاد کروائیں جائیں۔

۳۔ مسائل زبانی یاد کرائے جائیں اور جہاں ضرورت ہو وہاں عملی تعلیم بھی دی جائے۔

پہلا سبق

مذہب

بچّہ جس چیز کو دیکھتا ہے، اس کو لینے کیلئے لپکتا ہے۔ اُسے نہیں معلوم کہ کون سی چیز اچھی ہے۔ اور کون سی چیز بُری ہے۔ لیکن اُس کے ماں باپ اُس کو اُن چیزوں سے منع کرتے ہیں جو بُری ہیں۔ چاہے وہ بچّہ کو اچھی لگتی ہوں اور اُن چیزوں کو لینے کا حکم دیتے ہیں جو اچھی ہیں۔ چاہے وہ بچّہ کو بُری لگتی ہوں۔

اسی طرح خدا نے اپنے بندوں کو مذہب کے ذریعے اچھی اور بُری باتیں بتائی ہیں۔ کیونکہ بندے سب چیزوں کی بھلائی اور برائی نہیں جانتے ہیں۔ مذہب اچھائیاں بتاتا ہے اور برائیاں بچواتا ہے۔ نیکی کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور برائی کرنے سے روکتا ہے۔

سوالات

۱۔ خدا نے مذہب کے ذریعے اپنے بندوں کو کیا بتایا ہے؟
۲۔ مذہب انسان کو کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟

دوسرا سبق

اگر خدا نہ ہوتا؟

دنیا کی کوئی چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی بغیر بنانے والے کے نہیں بن سکتی، معمار کے بغیر مکان خود بخود نہیں بن سکتا۔ درزی کے بغیر کپڑا خود بخود نہیں سل سکتا۔ بغیر بڑھئی کے الماری، میز، کرسی، پلنگ تخت اور دروازے اپنے آپ نہیں بن سکتے تو اتنی بڑی دنیا آسمان، زمین، چاند، سورج، ستارے، دریا، پہاڑ، درخت، جانور آدمی اور دوسری لاکھوں چیزیں بغیر کسی پیدا کرنے والے کے خود بخود کیسے پیدا ہو سکتی ہیں۔ اسی لیے ماننا پڑتا ہے کہ ایک خدا ہے، جس نے یہ دنیا پیدا کی ہے۔

ایک مرتبہ لوگوں نے ایک بڑھیا سے پوچھا کہ خدا ہے یا نہیں؟ بڑھیا اپنا چرخہ چلا رہی تھی۔ بڑھیا نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ چرخہ بھی فوراً رُک گیا۔ اُس نے کہا دیکھو جب میں چرخہ چلاتی ہوں تو چلتا ہے اور جب ہاتھ روک لیتی ہوں تو یہ بھی رُک جاتا ہے۔ پھر بتاؤ کہ اگر دنیا کو چلانے والا کوئی خدا نہیں ہے تو سارے جہاں کا چرخہ کیونکر چل رہا ہے۔

سوالات

۱۔ دنیا بغیر بنانے والے کے کیوں نہیں بن سکتی؟

۲۔ بڑھیا نے کیسے سمجھایا کہ خدا ہے؟

تیسرا سبق

خدا کو بغیر دیکھے کیوں مانتے ہیں

ہم ریل کے کسی ایک ڈبہ میں بیٹھ کر سفر کرتے ہیں۔ اور یہ دیکھتے ہیں کہ ریل چلتے چلتے اسٹیشنوں پر رُکتی ہے۔ پرانے مسافروں کو اُتار کر اور نئے مسافروں کو لے کر پھر روانہ ہو جاتی ہے۔ ہم ڈبہ سے جب جھانک کر دیکھتے ہیں تو ہمیں صرف ریل کا انجن، گاڑی کو کھینچتا ہوا دکھائی دیتا ہے اور انجن میں بیٹھ کر ریل کے چلانے والے ڈرائیور کو ہم نہیں دیکھ پاتے، پھر بھی ہمیں یقین ہوتا ہے کہ اُس گاڑی کو چلانا والا کوئی ہے۔ اور اگر دنیا کے بعض ممالک میں بغیر ڈرائیور کے کچھ گاڑیاں چلتی نظر آتی ہیں تو اُن کے اندر بھی کوئی کنٹرولنگ سسٹم ہے۔ اسی طرح جب اِس رواں دواں کائنات کو دیکھتے ہیں تو یقین ہو جاتا ہے۔ کہ خدا ضرور ہے جو پوری دنیا کو چلا رہا ہے۔

ہمارے چھٹے امام حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے ایک روز ایک دہریے نے پوچھا کہ ہم نے خدا کو دیکھا نہیں اور آپ کہتے ہیں کہ خدا کو کوئی دیکھ بھی نہیں سکتا تو پھر بتایئے بغیر دیکھے ہم کو کیسے یقین آئے کہ خدا ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کبھی تو نے دریا کا سفر کیا ہے۔؟ کہا ہاں! آپ نے پوچھا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ تمہاری کشتی طوفان سے ٹوٹ کر ڈوبنے لگی ہو۔ اُس نے کہا۔" ہاں ایسا بھی ہوا ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔" اچھا بتاؤ کہ جب تم کو کشتی کے ڈوبنے اور اپنے مرنے کا یقین ہو گیا تھا تب بھی تمہارا دل یہ کہتا تھا یا نہیں کہ اب بھی کوئی بچا سکتا ہے؟" اُس نے کہا" جی ہاں ضرور کہتا تھا۔" امام علیہ السلام نے پوچھا" وہ کون تھا

جس سے تم مایوسی کے بعد بھی لَو لگائے ہوئے تھے، کیا تم نے اُسے دیکھا تھا۔؟" اُس نے کہا: "دیکھا تو نہیں لیکن دل کسی اَن دیکھے سہارے سے لَو لگائے تھا۔" امام علیہ السّلام نے فرمایا: "مایوسی کی حالت میں جو ذات دل کو سہارا دیتی ہے، وہی خدا ہے۔"

سچّا مسلمان وہی ہے جو مشکلوں میں گھر جانے کے باوجود کبھی مایوس نہ ہو اور ہمیشہ خدا کی رحمتوں کی امید رکھے۔

سوالات

۱۔ خدا کو بغیر دیکھے کس طرح مانا جا سکتا ہے، مثال دے کر سمجھاؤ۔

۲۔ امام علیہ السّلام نے خدا کو ماننے کے لیے کیا دلیل دی؟

۳۔ سچّا مسلمان کون ہے؟

ہمارا خدا

واحد ہے۔ یعنی ایک اور اکیلا ہے، اُس کا کوئی ساتھی یا شریک نہیں ہے۔ نہ وہ کسی کو اپنے کام میں شریک کرتا ہے اور نہ اُس کو کسی کی رائے کی ضرورت ہے۔

احد ہے۔ یعنی اُس کا کوئی جُز نہیں ہے اور نہ وہ کسی چیز کا جز ہے۔ وہ ایک ہے اکیلا ہے اور مرکب نہیں ہے۔ مرکب جیسے شربت کہ وہ دیکھنے میں ایک ہوتا ہے۔ لیکن اصل میں پانی اور شکر سے مل کر بنا ہے اور خدا ایسا نہیں ہے۔

صمد ہے۔ یعنی وہ ہر چیز سے بے نیاز ہے۔ ساری کائنات اس کی محتاج ہے اور وہ خود کسی کا محتاج نہیں ہے۔

ازلی ہے۔ یعنی ہمیشہ سے ہے۔

ابدی ہے۔ یعنی ہمیشہ رہے گا۔

سرمدی ہے۔ یعنی زمانے سے پہلے تھا اور زمانہ کے بعد بھی رہے گا۔

قیّوم ہے۔ یعنی ساری کائنات کا قیام اسی کی وجہ سے ہے۔ اُس کا ارادہ بدل جائے تو دنیا دیکھتے دیکھتے فنا ہو جائے

لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ۔ یعنی خدا کا جیسا کوئی دوسرا نہیں ہے۔ اور کسی چیز کو اُس کی مثال نہیں بنایا جا سکتا۔

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ۔ یعنی نہ اُس کا کوئی باپ ہے نہ کوئی اُس کا بیٹا

سوالات

۱۔ واحد اور احد کے درمیان کیا فرق ہے وضاحت کریں؟ ۲۔ صمد اور سرمدی کا مطلب بیان کریں؟

پانچواں سبق

مذہب اور لامذہبیت

دنیا میں جو لوگ بستے ہیں۔ اُن میں کچھ تو مذہب کو مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے۔ جو لوگ مذہب کو مانتے ہیں وہ بھی کئی طرح کے ہیں۔ جو نہیں مانتے وہ بھی کئی طرح کے ہیں۔

مسلمان :- یعنی توحید، رسالت اور قیامت کا اقرار کرنے والا۔

مومن :- یعنی توحید، عدالت، رسالت، امامت اور قیامت کا اقرار کرنے والا۔

کافر - یعنی اصولِ دین یا نماز، روزہ وغیرہ جیسے کسی بھی دینی رکن کا انکار کرنے والا۔

منافق - یعنی زبان سے کلمہ پڑھنے کے باوجود دل میں کفر رکھنے والا۔

مشرک - یعنی کئی خداؤں کا ماننے والا۔

مُرتد - یعنی جو مسلمان کافر ہو جائے۔

مُرتد ملّی - یعنی وہ کافر جو مسلمان ہونے کے بعد پھر کافر ہو جائے۔

مُرتد فطری - یعنی وہ مسلمان جس کے ماں باپ میں سے کوئی ایک مسلمان ہو اور وہ خود کافر ہو جائے۔

یہودی - وہ لوگ ہیں جو حضرت موسیٰؑ کے بعد کسی نبی کو نہیں مانتے۔

عیسائی - وہ لوگ ہیں جو حضرت عیسیٰؑ کو آخری نبی سمجھتے ہیں۔

مجوسی - وہ لوگ ہیں جو آگ کو خدا مانتے ہیں۔

ذمی - وہ کافر جس کا نبیؐ یا امامؑ سے معاہدہ ہو۔

حربی - وہ کافر جس کا نبیؐ یا امامؑ سے معاہدہ نہ ہو۔

چھٹا سبق

اصول اور فروع

ہمارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اُن کی بتلائی ہوئی باتوں کو ماننا اسلام ہے۔ ہمارے نبیؐ نے ہم کو جتنی باتیں بتائی ہیں وہ دو طرح کی ہیں۔ ایک کا نام "اصولِ دین" ہے، اور دوسری کا نام "فروعِ دین" ہے۔

اصولِ دین :- اُن باتوں کو کہتے ہیں جن پر دل سے یقین رکھنا اور دلیل سے ماننا ضروری ہے جیسے خدا ایک ہے، عادل ہے، آخری نبیؐ ہمارے نبیؐ ہیں۔ اور اُن کے جانشین ہمارے بارہ امام ہیں۔ قرآن اللہ کی کتاب ہے، قیامت کا ایک دن معیّن ہے۔

فروعِ دین :- اُن باتوں کو کہتے ہیں۔ جن پر عمل کرنا واجب ہے۔ جیسے نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، حج کرنا، خمس، زکواۃ نکالنا وغیرہ۔

ہر شخص پر واجب ہے کہ اصولِ دین کو دلیلوں کے ذریعے سمجھے اور اپنی عقل سے پرکھ کے مانے۔ صرف کسی کے کہنے پر ماننا کافی نہیں ہے اور نہ ہی اس میں تقلید کی جا سکتی ہے۔ بلکہ دوسروں سے جو کچھ سُنے یا معلوم کرے اُسے اپنی عقل سے پرکھے، جو صحیح ثابت ہو اُسے مانے اور جو غلط ثابت ہو اُسے نہ مانے۔

فروعِ دین خدا اور رسولؐ کے احکام کا نام ہے اور خدا و رسولؐ کے احکام کا فیصلہ اپنی عقل سے نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ جو کچھ خدا و رسولؐ نے فرمایا ہو اس کی اطاعت ہی میں نجات ہے۔

خدا عادل ہے

خدا عادل ہے یعنی نہ اُس نے کبھی ظلم کیا ہے نہ کبھی ظلم کرے گا۔
خدا ہر برائی سے پاک ہے، نہ خود کبھی برائی کرتا ہے، نہ کسی کی برائی کو پسند کرتا ہے۔ ہر انسان کو نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کا حکم دیتا ہے۔ ایسا حکم دینے والا نہ کسی اچھائی کو چھوڑ سکتا ہے نہ کسی بُرائی کا روادار ہو سکتا ہے۔

خدا کو عادل ماننے کا مطلب ہے کہ اُس کے ہر حکم کو صحیح مانا جائے غلط حکم دینے والا کبھی عادل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ خدا نے شیطان اور ملائکہ دونوں کو حکم دیا تھا کہ جناب آدمؑ کے سامنے سجدہ کریں۔ ملائکہ نے سجدہ کا حکم مانا اس لیے کہ وہ جانتے تھے کہ خدا عادل ہے، غلط حکم نہیں دے سکتا۔ شیطان خدا کو عادل نہیں مانتا تھا۔ لہٰذا اُس نے سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ نہ صرف انکار کیا، بلکہ خدا پر الزام لگایا کہ تو مجھے اُس کے سامنے جھکنے کا حکم دیتا ہے جس سے میں بہتر اور افضل ہوں۔

جو لوگ خدا کے احکام پر اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ وہ صرف حکم خدا پر اعتراض نہیں کرتے بلکہ خدا کے عادل ہونے سے بھی انکار کرتے ہیں۔ کسی کی موت کو ناوقت موت سمجھنا بھی اللہ کو عادل ماننے کے خلاف ہے۔ کیونکہ خدا نے ہر شخص کی موت کا ایک وقت معین کیا ہے۔ خدا کے مقرر کیے ہوئے موت کے وقت کو غلط کہنا درست نہیں ہے۔

سوالات

۱۔ شیطان نے آدم کو سجدہ کیوں نہیں کیا؟ (۲) کسی کی موت کو ناوقت کہنا کیسا ہے؟

نبوت

نبی اور پیغمبر شکل و صورت میں ہمارے ہی جیسے آدمی ہوتے ہیں۔ ہماری ہی طرح چلتے پھرتے ہیں، کھاتے پیتے اور سوتے جاگتے ہیں۔ لیکن ہم میں اور اُن میں یہ فرق ہوتا ہے کہ ہم جاہل پیدا ہوتے ہیں مگر وہ خدا سے علم لے کر آتے ہیں۔ جس طرح ہم گندگی سے بیزار رہتے ہیں۔ اسی طرح وہ گناہوں سے بیزار رہتے ہیں۔ ہم گندگی کو چھو سکتے ہیں مگر کبھی نہیں چھوتے۔ اسی طرح نبی گناہ پر قدرت رکھتے ہیں مگر گناہ نہیں کرتے۔ وہ معصوم ہیں، ہر عیب سے پاک ہیں، نہ جھوٹ بولتے ہیں نہ کسی کو ستاتے ہیں۔ نہ کسی کا مال چھینتے ہیں اور نہ کوئی برائی کرتے ہیں، نہ کبھی خدا کی نافرمانی کرتے ہیں۔

یاد رکھو! ہم میں اور نبی میں چند باتوں کا بنیادی فرق ہوتا ہے۔

۱۔ نبی عالم پیدا ہوتے ہیں۔ اُن سے بھول چوک غلطی اور خطا نہیں ہوتی۔ خدا اُن کو عالم بنا کر پیدا کرتا ہے اور ہم جاہل پیدا ہوتے ہیں۔

۲۔ نبی معصوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ اُن کا علم مکمل ہوتا ہے۔ وہ گناہوں کی برائیوں سے پوری طرح واقف ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے ہر گناہ سے بیزار رہتے ہیں۔ بیزار رہنے ہی کی وجہ سے کبھی کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔ اور ہم سے گناہ سرزد ہوتے رہتے ہیں۔

۳۔ خدا اُن کو اپنی طرف سے ہماری ہدایت کیلئے بھیجتا ہے اور ہمارا کام ان سے ہدایت حاصل کرنا ہے۔

نواں سبق

ہمارے رسولؐ

ہمارے رسولؐ ابھی اپنی مادرِ گرامی کے شکم مبارک ہی میں تھے کہ آپؐ کے والدِ ماجد جناب عبداللہ کا انتقال ہوگیا۔ اور جب آپ چار برس کے تھے تو آپؐ کی والدہ جناب آمنہ کا انتقال ہوگیا۔ آپ کے دادا جناب عبدالمطلب کا انتقال اس وقت ہوا جب آپ کی عمر آٹھ برس کی تھی۔ دادا نے انتقال کے وقت ہمارے رسولؐ کو اپنے سب سے لائق بیٹے جناب ابوطالبؑ کے حوالے کیا۔ جناب ابوطالبؑ مرتے دم تک آپؐ کی حفاظت کرتے رہے اور اسلام کے دشمنوں سے آپؐ کو بچاتے رہے۔ آپؐ پچیس ۲۵ سال کے ہوئے تو آپؐ کی شادی جناب خدیجہ سے ہوئی جو مکہ کی سب سے بلند کردار اور مالدار بی بی تھیں۔ جناب خدیجہ نے اپنی ساری دولت اسلام کی مدد میں خرچ کر دی۔ جب آپؐ چالیس سال کے ہوئے تو خدا نے آپؐ کو نبوت کے اعلان کا حکم دیا۔ جناب خدیجہ سے آپؐ کے کئی بیٹے پیدا ہوئے جو زندہ نہ رہے۔ ان میں سے ایک بیٹے کا نام قاسم تھا۔ انہیں کی وجہ سے آپؐ کی کنیت ابوالقاسم (یعنی قاسم کے باپ) ہوئی۔

بیٹوں کے انتقال کے بعد ہماری شاہزادی جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا پیدا ہوئیں۔ آنحضرتؐ کی نسل آپؐ کی اکلوتی بیٹی جناب فاطمہ زہرا ہی کے ذریعہ سے چلی ہے۔ انتقال کے وقت حضورِ اکرمؐ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

دسواں سبق

اِمام

خدا ہمیشہ بندوں کی ہدایت کیلئے ایک نبی کے بعد دوسرا نبی بھیجتا رہا۔ سب سے آخر میں ہمارے نبیؐ تشریف لائے۔ جن کے بعد کوئی نبی نہ آیا ہے نہ آئے گا۔ لیکن بندوں کی ہدایت کا سلسلہ جاری رکھنا ضروری تھا۔ تاکہ لوگ ہدایت پاتے رہیں اور گمراہی سے محفوظ رہیں۔ لہٰذا نبوت کے خاتمہ کے بعد اللہ نے بندوں کی ہدایت کیلئے اماموں کو بھیجا۔

امام بھی چونکہ نبی کی طرح ہدایت کرنے کے لیے آتا ہے لہٰذا اس میں بھی وہ ساری باتیں پائی جاتی ہیں جو نبی میں پائی جاتی ہیں۔ امام وہ ہوتا ہے جس میں تین باتیں خاص طور سے پائی جائیں۔

۱۔ امام عالم پیدا ہوتا ہے۔ اور اپنے زمانہ کے تمام لوگوں سے علم اور دوسری باتوں میں افضل ہوتا ہے اس سے کبھی کوئی بھول چوک غلطی یا خطا نہیں ہوتی۔

۲۔ امام بھی نبی کی طرح معصوم ہوتا ہے۔

۳۔ امام کو بھی خدا اپنے حکم سے مقرر کرتا ہے، ہمارے نبیؐ نے اپنے چچازاد بھائی اور داماد حضرت علی علیہ السلام کو خدا کے حکم سے اپنا خلیفہ اور جانشین مقرر کیا تھا۔ آپ ہی ہمارے پہلے امام ہیں۔ آپ کے بعد آپ کے گیارہ فرزند امام ہوئے جو سب کے سب حضرت علیؑ کی اولاد تھے۔ اور سب کو خدا نے امام مقرر کیا تھا۔

نبی اور امام میں ایک نمایاں فرق یہ ہے کہ نبی صاحب شریعت ہوتا ہے۔ اور امام محافظِ شریعت ہوتا ہے۔
اور ہمارا کام اُن سے ہدایت حاصل کرنا ہے۔

سوالات

۱۔ امام کی کیوں ضرورت ہوتی ہے؟
۲۔ امام میں نبی کی کون کون سی باتیں پائی جاتی ہیں؟
۳۔ نبی و امام کا فرق بتایئے؟

گیارہواں سبق

ہمارے امامؑ

ہمارے امام بارہ ہیں، جن میں سے پہلے امام حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ آپ خانۂ کعبہ میں ۱۳ رجب کو پیدا ہوئے۔ آپ کے تین بھائی اور تھے۔ طالب۔ عقیل اور جعفر۔ آپ سب سے چھوٹے تھے۔ آپ کے بھائیوں میں ہر بھائی ایک دوسرے سے دس سال چھوٹا تھا۔ حضرت علیؑ سے بڑے جعفر طیار تھے، ان کے بازو جنگ موتہ میں کٹ گئے تھے۔ شہادت کے بعد خدا نے آپ کو دو پر عنایت کیے جن سے آپ جنت میں پرواز کرتے ہیں، اسی لیے آپ کو طیار یعنی اُڑنے والا کہا جاتا ہے۔

حضرت جعفر طیار سے بڑے عقیل تھے جن کے بیٹے مسلم بن عقیل امام حسینؑ کے ایلچی بن کر کوفہ میں آئے تھے اور شہید ہوئے۔

سب سے بڑے بھائی طالبؑ تھے جن کی وجہ سے آپ کے والد ابوطالب کہلائے۔ جناب ابوطالب کا اصل نام عمران تھا۔ آپ کی ایک بہن اُمِ ہانی تھیں جو بڑی مومنہ تھیں۔ حضرت علی علیہ السلام کی ماں فاطمہ بنت اسد کو ہمارے نبیؐ محبت اور احترام سے اپنی ماں کہتے تھے۔ کیونکہ فاطمہ بنت اسد نے ہمارے رسولؐ کی بڑی خدمت کی تھی اور آپ رسولؐ کو اپنی اولاد سے زیادہ چاہتی تھیں۔ حضرت ابوطالب ہمیشہ رسولؐ کے سینہ سپر رہے۔ آپ رسولؐ کی جگہ پر اپنے بیٹوں کو سلا دیتے تھے تاکہ اگر رات کے وقت دشمن

حضورؐ پر حملہ کردیں تو آپؐ کی جان بچ جائے چاہے میرے بچے قتل ہو جائیں۔

حضرت علی علیہ السّلام کی اولاد میں امام حسن علیہ السّلام اور امام حسین علیہ السّلام اور ان کی دو سگی بہنیں جناب زینبؑ اور جناب اُمّ کلثومؑ اور مختلف البطن بھائی جناب عباسؑ اور جناب محمد حنفیہ زیادہ مشہور ہیں۔

سوالات

۱۔ حضرت علیؑ کے کتنے بھائی تھے؟ اُن کے نام بتاؤ؟

۲۔ جناب عباسؑ اور جناب محمد حنفیہ کون تھے۔؟

۳۔ حضرت ابوطالبؑ کا اصل نام کیا تھا۔

۴۔ حضرت مسلمؑ کس کے ایلچی تھے اور کہاں شہید ہوئے؟

تنظیم المکاتب کے تمام مطبوعات وکتب کے جملہ حقوق طباعت بحق ادارہ محفوظ ہیں۔
بغیر اجازت کل یا جزء کی اشاعت پر قانونی چارہ جوئی ہوگی۔ (ادارہ)

گیارھواں سبق

حضرت علیؑ کے اخلاق

دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بُرائی کرنے کے بعد اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ پروردگار نے اُن سے بدلہ نہیں لیا۔ انہیں یہ خبر نہیں ہے کہ دنیا کی برکت و نحوست اور آخرت کا عذاب و ثواب سب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جب چاہے گا۔ اُن برائیوں کا بدلہ لے لے گا۔

میثم تمارؓ حضرت علیؑ کے ایک مشہور صحابی تھے۔ کوفہ میں خرمہ کی تجارت کرتے تھے۔ حضرت علیؑ کا دستور تھا کہ میثمؓ کی دکان پر آکر بیٹھ جایا کرتے تھے۔ اور لوگوں کو تجارت کی خوبیوں سے آگاہ کیا کرتے تھے۔ ایک دن میثمؓ آپؑ کو اپنی دکان پر بٹھا کر چلے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص خرمہ خریدنے آیا آپ نے خرمہ تول کر دے دیا۔ اُس نے آپ کو کھوٹا درہم دے دیا۔ اور خوش خوش چلا گیا۔

میثمؓ پلٹ کر آئے تو آپ نے انہیں درہم دیا۔ اُنہوں نے عرض کی کہ مولا! یہ درہم تو کھوٹا ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی پرواہ نہیں ہے، میں جانتا تھا۔ لیکن میں نے اُسے ذلیل کرنا نہیں چاہا۔ اللہ اس کا اچھا بدلہ دے گا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ شخص واپس آیا اور کہنے لگا یا علیؑ! ان کھجوروں میں کیڑے پڑے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا اپنا درہم لے لے اور میرے خرمے واپس کر دے۔ اُس نے خرمے دے دیے اور درہم

واپس لے کر چلا گیا۔ میثم رضؓ نے دیکھا خرمے بالکل ٹھیک ہیں تو عرض کی۔

میرے مولا: یہ واقعہ کیا ہوا۔؟ فرمایا اے میثم پروردگار اپنے نیک بندوں کا اسی طرح خیال رکھتا ہے۔ اس شخص نے ہم لوگوں کو دھوکہ دینا چاہا۔ اللہ نے اس کا بدلہ لے لیا اور اسے کامیاب نہیں ہونے دیا۔

سوالات

۱۔ میثم کون تھے ؟

۲۔ حضرت علیؑ نے کھوٹا درہم کیوں لے لیا تھا۔؟

تیرھواں سبق

بارہ اماموں کی عمریں

حضرت علی علیہ السّلام :۔

آپ تیرہ ۱۳ رجب سنہ ۳۰ عام الفیل یعنی ہجرت سے تیئس ۲۳ سال پہلے جمعہ کے دن خانۂ کعبہ میں پیدا ہوئے، اور اکیس ۲۱ رمضان سنہ ۴۰ھ کو شہید ہوئے۔ آپ کی عمر ترسٹھ ۶۳ سال تھی۔

حضرت امام حسن علیہ السّلام :۔

آپ پندرہ ۱۵ رمضان سنہ ۳ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، اور اٹھائیس ۲۸ صفر سنہ ۵۰ھ میں شہید ہوئے۔ آپ کی عمر سینتالیس ۴۷ برس تھی۔

حضرت امام حسین علیہ السّلام :۔

آپ ۳ شعبان سنہ ۴ھ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور دس ۱۰ محرم سنہ ۶۱ھ میں شہید ہوئے۔ آپ کی عمر ستاون برس تھی۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام :۔

آپ پندرہ ۱۵ جمادی الاوّل سنہ ۳۸ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور پچیس ۲۵ محرم سنہ ۹۵ھ کو شہید ہوئے۔ آپ کی عمر ستاون برس تھی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام :۔

آپ پہلی رجب سنہ ۵۷ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور سات ذی الحجہ سنہ ۱۱۴ھ کو شہید ہوئے آپ کی عمر ستاون برس تھی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ۔

آپ سترہ ۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور پندرہ ۱۵ شوال ۱۴۸ھ میں شہید ہوئے، آپ کی عمر پینسٹھ برس تھی۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ۔

آپ سات ۷ صفر ۱۲۸ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور پچیس ۲۵ رجب ۱۸۳ھ کو شہید ہوئے۔ آپ کی عمر پچپن ۵۵ برس تھی۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام ۔

آپ گیارہ ۱۱ ذیقعدہ ۱۵۳ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور تیئیس ۲۳ ذیقعدہ ۲۰۳ھ کو شہید ہوئے۔ آپ کی عمر پچاس برس تھی۔

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ۔

آپ دس ۱۰ رجب ۱۹۵ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور ۲۹ ذیقعدہ ۲۲۰ھ کو شہید ہوئے، آپ کی عمر پچیس برس تھی۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام ۔

آپ پانچ رجب ۲۱۴ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور تین رجب ۲۵۴ھ میں شہید ہوئے، آپ کی عمر چالیس ۴۰ برس تھی۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام !

آپ دس ربیع الثانی ۲۳۲ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور آٹھ ۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ کو شہید ہوئے۔ آپ کی عمر اٹھائیس برس تھی۔

حضرت امام مہدی آخر الزماں علیہ السلام ۔

آپ پندرہ شعبان ۲۵۵ھ کو شہر سامرہ میں پیدا ہوئے اور آج تک بحکم خدا زندہ ہیں۔ جب خدا کا حکم ہوگا تو ظاہر ہوں گے۔

ودھواں سبق

موت کے بعد

برزخ : ہر آدمی کی روح مرنے کے بعد قیامت تک جہاں رہتی ہے، اُس کو برزخ کہتے ہیں۔ برزخ میں صحیح عقیدے والے آرام سے اور بُرے عقیدے والے تکلیف سے رہتے ہیں۔

قبر میں سوال وجواب : مرنے کے بعد قبر میں دو فرشتے آتے ہیں، جو مردہ کو زندہ کرکے اُس سے سوال کرتے ہیں۔ اچھے اعمال والوں کے پاس آنے والے فرشتوں کے نام مُبشّر و بشیر ہیں اور بُرے اعمال والوں کے پاس آنے والے فرشتوں کے نام منکر و نکیر ہیں۔

فرشتوں کے سوال	جواب
تیرا خدا کون ہے ؟	اللہ
تیرا دین کیا ہے ؟	اسلام
تیرے پیغمبر کون ہیں ؟	حضرت محمد مصطفیٰ ؐ
تیرے امام کون ہیں ؟	حضرت علیؑ اور اُن کے بعد گیارہ امام
تیری کتاب کیا ہے ؟	قرآنِ مجید
تیرا قبلہ کیا ہے ؟	کعبۂ محترم

جو شخص ان سوالوں کا جواب ٹھیک دیتا ہے۔ اس کی قبر کو فرشتے جنت کا ایک باغ بنا دیتے ہیں۔ اور جس کے جوابات ٹھیک نہیں ہوتے، اس کی قبر کو دوزخ کی آگ سے بھر دیتے ہیں۔

نامۂ اعمال:۔ خدا کی طرف سے ہر شخص پر دو فرشتے مقرر ہیں، ایک اچھے اعمال لکھتا ہے۔ دوسرا بُرے اعمال لکھتا ہے۔ قیامت کے دن ہر شخص کو اُس کا اعمال نامہ دیا جائے گا۔

میزان:۔ قیامت کے دن ہر شخص کے اعمال انصاف کی ترازو میں تولے جائیں گے۔ اسی ترازو کو میزان کہتے ہیں۔

صراط:۔ ہر شخص کو قیامت کے دن ایک پُل پر سے گزرنا ہوگا۔ جو بال سے زیادہ باریک، تلوار کی دھار سے زیادہ تیز اور آگ سے زیادہ گرم ہوگا۔ صحیح ایمان اور اچھے اعمال والے اس پر سے گزر جائیں گے، اور جن کا ایمان و عمل خراب ہوگا وہ دوزخ میں گر پڑیں گے۔

شفاعت:۔ قیامت کے دن ہمارے نبیؐ اور امامؑ گنہگار مومنین کو شفاعت کر کے بخشوائیں گے، اور خدا اُن کی شفاعت قبول کرے گا۔

سوالات

۱۔ سزا اور جزا کی کیوں ضرورت ہے۔؟

۲۔ منکر و نکیر اور مبشر و بشیر کون ہیں؟

۳۔ صراط کس کو کہتے ہیں؟

۴۔ شفاعت کون کس کی کرے گا؟

پندرھواں سبق

قرآن معجزہ ہے

جس طرح اللہ نے بندوں کی ہدایت کیلئے توریت، زبور اور انجیل نازل کی، اسی طرح قرآن کو بھی قیامت تک پیدا ہونے والے انسانوں کی ہدایت کیلئے نازل کیا۔

قرآن ہمارے نبیؐ پر معجزہ بن کر نازل ہوا ہے۔ جس کو آپؐ نے اپنی نبوت کے دعوے کی سچائی کے ثبوت میں پیش کیا۔ اور قرآن میں خود خدا نے کہا کہ اگر کسی کو میرے نبیؐ کے دین میں شک ہو تو اُسے چاہیے کہ قرآن کے کسی ایک سورے کا جواب لے آئے اور اگر جواب نہ لا سکے تو یقین کرے کہ ہمارا نبیؐ اور اُس کا دین سچا ہے آج تک کوئی بھی قرآن کی کسی ایک آیت کا جواب نہ لا سکا۔ لہٰذا قرآن کا جواب نہ آنا قرآن کے معجزہ ہونے کی دلیل ہے۔

سوالات

۱۔ قیامت تک کی ہدایت کیلئے کون سی کتاب نازل ہوئی؟

۲۔ قرآن کے معجزہ ہونے کی دلیل کیا ہے؟

سولہواں سبق

آدابِ تلاوت

قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے وقت ان علامتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

ج :۔ یہ علامت وقفِ جائز کی ہے جہاں ٹھہرنا جائز ہے۔

ز :۔ یہ بھی علامت وقفِ جائز کی ہے، جس پر ٹھہرنا جائز ہے۔

لا :۔ اس علامت پر ٹھہرنا نہیں چاہیے، بلکہ بعد سے ملاکر پڑھنا چاہیے۔

ط :۔ یہ علامت وقفِ مطلق کی ہے جس پر ٹھہرے بغیر آگے بڑھ جانا مناسب نہیں ہے۔

م :۔ یہ علامت وقفِ لازم کی ہے، جس پر ٹھہرے بغیر آگے بڑھنا صحیح نہیں ہے۔

قف :۔ یہ ٹھہر جانے کی علامت ہے۔

ص :۔ یہاں سانس توڑ دینے کی رخصت و اجازت ہے۔

صلے :۔ یہاں وصل اولیٰ ہے (یعنی) آگے سے ملاکر پڑھنا بہتر ہے۔

∴ :۔ یہ علامت جس لفظ کے آگے پیچھے ہوتی ہے اس میں دو میں سے ایک جگہ وقف کیا جاتا ہے۔

سوالات

۱۔ علامت کا لحاظ رکھے بغیر تلاوت قرآن کرنا کیسا ہے؟

۲۔ ز اور ط کون سے وقف کی علامت ہائے اور دونوں کے حکم میں کیا فرق ہے؟

سترھواں سبق

فرشتے

جس طرح اللہ نے زمین پر مٹی سے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اسی طرح نور سے ایک مخلوق پیدا کی ہے، جس کا نام فرشتہ ہے۔ فرشتے اپنی خلقت میں معصوم ہوتے ہیں۔ ان سے کوئی غلطی نہیں ہوتی۔ یہ ہر وقت اللہ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ کوئی رکوع میں رہتا ہے، کوئی سجدہ میں، کوئی قیام میں رہتا ہے اور کوئی تسبیح میں۔

فرشتوں کو اللہ نے مختلف کاموں کے لیے پیدا کیا ہے، کسی کو زمین کا انتظام سپرد کیا ہے، کسی کو آسمان کا، کسی کو پانی پر مقرر کیا ہے۔ اور کسی کو ہوا پر۔ ان فرشتوں میں سے چار فرشتے زیادہ مشہور ہیں۔

۱۔ جبرئیلؑ :۔ جو ہمارے نبیؐ کے پاس قرآن لے کر آیا کرتے تھے۔

۲۔ میکائیلؑ :۔ جو بندوں کا رزق ان تک پہنچاتے ہیں۔

۳۔ اسرافیلؑ :۔ جن کے ایک صور پھونکنے پر ساری دنیا فنا ہو جائے گی۔

۴۔ عزرائیلؑ :۔ جن کا کام لوگوں کی روح قبض کرنا ہے۔

سوالات

۱۔ اللہ نے فرشتوں کو کس چیز سے پیدا کیا ہے۔ کیا ان سے کبھی کوئی غلطی ہوسکتی ہے؟

۲۔ اس فرشتے کا نام بتاؤ جو بندوں کو رزق پہنچاتا ہے؟

اٹھارواں سبق

اسبابِ خیر و برکت

۱۔ قبل غروبِ آفتاب چراغ جلانا۔
۲۔ گھر میں داخل ہوتے وقت سورۂ توحید پڑھنا۔
۳۔ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا۔
۴۔ یاقوت اور فیروزہ کی انگوٹھی پہننا۔
۵۔ صبح سویرے اٹھنا۔
۶۔ مسجد میں قبل اذان پہنچنا۔
۷۔ باطہارت رہنا۔
۸۔ بعدِ نماز تعقیبات پڑھنا۔
۹۔ عزیزوں کے ساتھ احسان کرنا۔
۱۰۔ گھر کو صاف رکھنا۔
۱۱۔ مومن کی حاجت روائی کرنا۔
۱۲۔ فکرِ معاش میں صبح کو جانا۔
۱۳۔ مؤذن کی اذان دہرانا۔
۱۴۔ دسترخوان پر گرے ہوئے ریزوں کو چن کر ادب سے کھانا۔
۱۵۔ رات کو باوضو سونا۔

سوالات

۱۔ اسبابِ خیر و برکت میں سے کوئی پانچ اسباب بیان کرو؟
۲۔ صبح کو فکرِ معاش میں جانا کیسا ہے۔؟

انیسواں سبق

اسبابِ نحوست

۱۔ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا۔
۲۔ کھڑے ہوکر کھانا کھانا۔
۳۔ منہ سے چراغ بجھانا۔
۴۔ دامن یا آستین سے منہ پوچھنا۔
۵۔ حمام میں پیشاب کرنا۔
۶۔ مٹی سے ہاتھ دھونا۔
۷۔ لہسن، پیاز کے چھلکے جلانا۔
۸۔ قبر پر بیٹھنا۔
۹۔ چوکھٹ پر بیٹھنا۔
۱۰۔ دانتوں سے ناخن کاٹنا۔
۱۱۔ فقیروں سے بے التوجہی کرنا۔
۱۲۔ قلم پر پاؤں رکھنا۔
۱۳۔ مکڑی کا جالا گھر میں رکھنا۔
۱۴۔ حالتِ جنابت میں کچھ کھانا۔
۱۵۔ کھڑے ہوکر کنگھی کرنا۔
۱۶۔ رات کو کھڑے ہوکر پانی پینا۔
۱۷۔ گھر میں کوڑا رکھنا۔
کھڑے ہوکر پائجامہ پہننا۔
صبح کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے سوجانا۔

آدابِ بندگی

اگر اللہ ہمیں یاد رہے تو ہم کبھی گناہ نہ کریں گے۔ کیونکہ گناہ سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔ جب کوئی اچھا بیٹا اپنے باپ کو ناراض نہیں کرتا تو کوئی سچا مسلمان اپنے خدا کو کیسے ناراض کر سکتا ہے۔ ایک سچے مسلمان ہونے کی بناء پر ہمارا فرض ہے کہ ہم گناہوں سے بچیں اور خدا کے احکام بجا لائیں، اور اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم خدا کو یاد رکھیں۔ خدا کی یاد سے دل پاک رہتا ہے۔ ہمارے کاموں میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ اور نحوست دور ہوتی ہے۔

اس لیے عادت ڈالو کہ ۱-

۱۔ جب کوئی کام شروع کرو تو "بسم اللہ" کہو۔
۲۔ جب کوئی کام ختم کرو تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہو۔
۳۔ کوئی بُری بات دیکھو یا کرو تو "اَسْتَغْفِرُ اللہ" کہو۔
۴۔ کوئی اچھی چیز دیکھو یا اچھا کام کرو تو "سُبْحَانَ اللہ" کہو
۵۔ اُٹھتے بیٹھتے "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہ" کہو۔
۶۔ غم کی خبر سنو تو "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن" کہو۔
۷۔ خوشی کی خبر سنو تو "مَاشَاءَ اللہ" کہو
۸۔ کوئی وعدہ کرو تو "اِنْشَاءَ اللہ" کہو
۹۔ جب کسی کو رخصت کرو تو "فِی اَمَانِ اللہ" کہو

۱۰۔ جب کوئی نعمت پاؤ تو "شُکْرُ اللہ" کہو
۱۱۔ جب کوئی برا خیال پیدا ہو تو "اَعُوْذُ بِاللہ" کہو۔
۱۲۔ عجیب چیز دیکھو تو "اَلْعَظَمَةُ لِلّٰہ" کہو۔

سوالات

۱۔ خدا کو یاد رکھنے کے کیا فائدے ہیں۔؟
۲۔ یاد رکھنے کیلئے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟
۳۔ انسان کو جن چیزوں کی عادت ڈالنی چاہیے ان میں سے کوئی پانچ بیان کریں۔
۴۔ اَلْعَظَمَةُ لِلّٰہ کب کہنا چاہیے۔؟

اکیسواں سبق

آدابِ زندگی

١ ۔ "حسنؑ اور حسینؑ میرے پھول ہیں": حضرت رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ "نیک اولاد ایک پھول ہے جو خداوندِ عالم نے اپنے بندوں کو مرحمت فرمایا ہے اور دنیا میں میرے پھول حسنؑ اور حسینؑ ہیں"۔

٢ ۔ لڑکیاں نیکیاں اور لڑکے نعمت ہیں: حضرت امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا ہے "لڑکیاں نیکیاں ہیں اور لڑکے نعمتیں ہیں ۔ نیکیوں پر تم کو ثواب دیا جائے گا۔ اور نعمتوں کے متعلق سوال کیا جائے گا"۔

٣ ۔ لڑکوں کے نام نبی کے نام پر رکھنے چاہئیں: حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا کا ارشاد ہے کہ "جس شخص کے چار لڑکے ہوں اور وہ ایک کا نام بھی میرے نام پر نہ رکھے تو اس نے مجھ پر ظلم کیا"۔

٤ ۔ اذان اور اقامت کے بعد شیطان کا حملہ نہیں ہوتا۔ حضرت رسولِ خدا نے ارشاد فرمایا کہ "جب بچہ پیدا ہو تو اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنی چاہیے، اس سے بچہ شیطانِ رجیم کے شر سے محفوظ رہے گا۔

٥ ۔ عقیقہ: ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جب بچہ پیدا ہو اس کا عقیقہ کرایا جائے۔ اس کا سر منڈوایا جائے اور اس کے بالوں کے برابر صدقہ دیا جائے ۔

سر منڈوانا اور عقیقہ الگ الگ کام ہیں دونوں کا ایک ساتھ ساتویں دن ہونا مستحب ہے۔ اگر ساتویں دن سر نہ مونڈا جائے تو بھی عقیقہ

جائے گا یعنی جانور کو ذبح کیا جائے گا اور بالوں کو کسی اور وقت منڈوایا جاسکتا ہے۔

٦ ۔ حضرت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کا فرمان ہے کہ "جب بچہ تین سال کا ہو جائے تو اس سے سات مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہلایا جائے ۔ [illegible] دن کے بعد اس سے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کہلایا جائے۔ جب چار سال پورے ہو جائیں تب اس سے کہا جائے کہ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہو۔ جب پانچ سال کا ہو جائے تو اس کو جنوب اور شمال کی شناخت کرائی جائے اور جب یہ جان لے تو اس کا رُخ قبلہ کی طرف موڑ دو اور اس کو سجدہ کرنے کا حکم دو اور جب چھ سال کا ہو جائے تو اس کو رکوع و سجود کی تعلیم دو جب سات سال کا ہو جائے تب اس کو ہاتھ اور منہ کا دھونا سکھاؤ۔ جب وضو سیکھ لے تو اس کو نماز کا حکم دو۔ جب عمر نو سال ہو جائے اور وہ تمام آدابِ وضو سیکھ لے تو اس کو نماز کا حکم دو۔ اور نماز نہ پڑھنے پر بچہ کو مارا بھی جائے ۔ جب وہ وضو اور نماز سیکھ لے گا تو خدا اس کے ماں باپ کو بخش دے گا۔ انشاء اللہ

سوالات

١ ۔ رسولؐ نے کن لوگوں کو اپنا پھول کہا ہے؟

٢ ۔ حضرت علیؑ نے تربیتِ اولاد کے سلسلہ میں کیا بتایا ہے؟

٣ ۔ عقیقہ کے بارے میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے کیا فرمایا ہے؟

٤ ۔ بچہ کے پیدا ہونے کے بعد اس کے کان میں اذان کیوں کہی جاتی ہے؟

بائیسواں سبق

دُعائے کمیل

دنیا بھر کے صاحبانِ ایمان عام طور سے شبِ جمعہ میں ایک دُعا پڑھتے ہیں، جس کا نام "دُعائے کمیل" ہے۔ اِس دُعا کے بہت سے فائدے ہیں۔ دنیا میں آدمی کی روزی میں برکت ہوتی ہے۔ آخرت میں اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ اس دُعا کو دُعائے کمیل اس لیے کہتے ہیں کہ یہ حضرت علیؑ نے اپنے شاگرد جناب کمیل کو بتائی تھی۔ حضرت کمیل کا خاندان بہت شریف تھا۔ وہ اپنی قوم کے سردار تھے۔ ایک مرتبہ بادشاہ نے کسی بات پر آپ کو ایک طمانچہ مار دیا تھا تو آپ نے اس سے بدلہ لینا چاہا اور وہ تیار بھی ہو گیا، لیکن آپ نے معاف کر دیا۔ بادشاہ کے بدلے پر راضی ہو جانے سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب کمیل کا رعب بہت تھا اور لوگ اُن سے خوفزدہ رہا کرتے تھے، ورنہ بادشاہ کہیں کسی کو بدلہ بھی دے سکتا ہے۔ جناب کمیل نے اپنے حق کو معاف کر کے یہ بتا دیا کہ حضرت علیؑ کے چاہنے والوں کا یہی حال ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے ذاتی حق کو چھوڑ سکتے ہیں مگر خدا اور رسولؐ کے معاملہ میں کوئی رعایت نہیں کرتے۔

سوالات

۱۔ دُعائے کمیل کو دُعائے کمیل کیوں کہتے ہیں؟
۲۔ جناب کمیل کون تھے؟
۳۔ بادشاہ کا کمیل کے ساتھ کیا برتاؤ تھا؟
۴۔ جناب کمیل کا بادشاہ سے کیا برتاؤ تھا؟

تئیسواں سبق

مالک ابن نویرہ

یہ رسولؐ اللہ کے صحابی تھے۔ انہیں حضورؐ نے مسلمانوں سے زکواۃ وغیرہ کا مال جمع کرنے کیلئے وکیل بنا دیا تھا۔ یہ رسولؐ اللہ کی وفات تک اپنے عہدے پر باقی رہے۔ لیکن حضرت رسولؐ خدا کے انتقال کے بعد جب مدینہ میں آئے تو دیکھا کہ لوگوں نے حضرت علیؑ کے بجائے دوسرا حاکم مان لیا ہے۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علیؑ کو غدیرِ خم میں حاکم مقرر کر چکے تھے۔ مالکؓ نے اُس حاکم کو زکواۃ دینے سے انکار کر دیا تو حاکم نے ایک لشکر بھیج دیا۔ جس نے مالکؓ کی قوم پر زبردستی حملہ کر دیا۔ اور سب کو قتل کرا دیا۔ اور مسلمانوں کے جان و مال اور عزت و آبرو کی کوئی پرواہ نہ کی، حالانکہ مالک ابنِ نویرہ قتل ہوتے وقت بھی کلمہ پڑھ کر اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر رہے تھے۔

سوالات

۱۔ مالک ابن نویرہ کون تھے؟
۲۔ ان کا کیا کام تھا؟
۳۔ حکومت نے ان پر کیوں چڑھائی کی؟
۴۔ لشکر نے ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟
۵۔ مالک حضرت علیؑ کو اپنا حاکم کیوں مانتے تھے؟

چوبیسواں سبق

تقلید

خدا نے اس دنیا میں کوئی چیز بیکار نہیں پیدا کی۔ اور ہم انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ اس لیے ہمارا فریضہ ہے کہ ہم دین کے ان تمام احکام پر عمل کریں۔ جنہیں خدا نے ہمارے لیے مقرر کیا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ عمل کرنا علم حاصل کیے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اس لیے پہلے ان احکام کا معلوم کرنا ضروری ہے۔ اور یہ ہر انسان کے بس کی بات نہیں کہ وہ قرآن و حدیث سے احکامِ خدا معلوم کر سکے، اس لیے ضرورت ہے کہ علمِ دین کے جاننے والوں سے احکام دریافت کرے اور ان کے بتائے ہوئے احکام پر عمل کرے، اسی چیز کا نام "تقلید" ہے۔

تقلید صرف ان احکام میں ہوتی ہے، جن کا علم ہر مسلمان کو نہ ہو، اور وہ مسلمانوں کے درمیان اتفاقی نہ ہوں، ایسے احکام جو اسلام میں انتہائی واضح ہیں جنہیں ہر مسلمان جانتا ہے، جیسے نماز، روزہ کے واجب ہونے کا حکم وغیرہ ان میں تقلید کی ضرورت نہیں ہے۔ اور صرف اس عالم کی تقلید کی جاتی ہے، جو اپنے زمانہ کے تمام علماء سے زیادہ علم رکھتا ہو، اس لیے کہ ایسے عالم کے ہوتے ہوئے اس سے کمتر کی تقلید کرنا خلافِ عقل بھی ہے اور نامناسب بھی۔

تقلید کرنے والے کا فریضہ ہے کہ وہ اَعلم کے مسائل معلوم کر کے اس کے مطابق عمل کرے تاکہ روزِ قیامت بریُ الذمہ قرار پا سکے۔

پچیسواں سبق

طہارت اور نجاست

ہر چیز پاک ہے، جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو، کوئی پاک چیز صرف اسی وقت نجس ہوگی جب کوئی نجس چیز اس سے مل جائے اور دونوں میں سے کوئی ایک تر ہو۔ اگر کسی چیز کا پاک ہونا ہمیں پہلے سے معلوم ہو اور بعد میں اس کے نجس ہو جانے کے بارے میں شک پیدا ہو جائے تو اس شک کی وجہ سے وہ چیز نجس نہیں سمجھی جائے گی بلکہ پاک ہی سمجھی جائے گی۔ اگر بجائے شک کے اس کی نجاست کا گمان بھی پیدا ہو جائے تو تب بھی محض گمان کی وجہ سے وہ شے نجس نہ ہوگی، اور جب تک نجاست کا پورا یقین نہ ہو پاک ہی رہے گی۔

نجاست معلوم کرنے کے تین طریقے ہیں۔

اوّل: ذاتی علم، یعنی ہم خود اپنی آنکھوں سے کسی چیز کو نجس ہوتے دیکھیں۔

دوسرے: دو عادل گواہی دیں کہ فلاں چیز نجس ہے، ایک عادل کی گواہی کافی نہیں۔ البتہ اگر ایک ہی عادل کی گواہی سے یقین حاصل ہو جائے تو بھی اس یقین پر عمل کیا جائے گا۔ اور اسے نجس سمجھا جائے گا۔

تیسرے: جس شخص کے قبضے میں کوئی چیز ہو وہ کہے کہ یہ نجس ہے خواہ وہ مالک ہو یا کرایہ دار ہو، اس نے عاریتہً لیا ہو یا امین ہو، قبضہ رکھنے والے کیلئے عادل ہونا ضروری ہے۔

نجس ہونے کے بعد طہارت کے معلوم کرنے کے بھی تین طریقے

ہیں۔

اوّل :۔ ذاتی علم یعنی اسے پاک ہوتے ہوئے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔

دوسرے :۔ دو عادل گواہی دیں کہ فلاں چیز پاک ہے۔

تیسرے :۔ جس کے قبضہ میں وہ شے ہو، وہ کہے کہ یہ پاک ہے۔

اگر کسی چیز کے نجس ہونے کا ہمیں پہلے سے علم ہو بعد میں اس شے کے پاک ہوجانے کا شک یا گمان پیدا ہوجائے تب بھی وہ شے نجس ہی رہے گی، البتہ اگر وہ شے اتنے عرصہ ہماری آنکھوں سے اوجھل رہے جس میں اس کے پاک کرلیے جانے کا امکان ہو تو ہم اس شے کو پاک قرار دے سکتے ہیں۔

اگر کسی شخص کے متعلق شک ہو کہ یہ مسلمان ہے یا کافر تو اس سے کھانے پینے کی چیزیں یا دوسری چیزیں خرید سکتے ہیں۔ خواہ وہ خشک ہوں یا تر ان چیزوں کو پاک ہی سمجھا جائے گا۔ چھان بین کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

سوالات

۱۔ اگر پاک چیز کے نجس ہوجانے کا شک یا گمان پیدا ہوجائے تو کیا کریں گے؟

۲۔ پاک چیز کو نجس کب سمجھیں گے؟

۳۔ علم کے کیا معنی ہیں؟

۴۔ گواہی کے کیا معنی ہیں؟

۵۔ نجس چیز کو پاک کب قرار دیں گے؟

۶۔ جس شخص کا مسلمان ہونا اور نہ ہونا معلوم نہ ہو اس سے کچھ خرید سکتے ہیں یا نہیں؟

۷۔ شک اور گمان میں کیا فرق ہے؟

چھبیسواں[۲۶] سبق

نجس اور پاک کے چند مسائل

دودھ، دہی، گھی، روغن زیتون اور اسی قسم کی چیز اگر جمی ہوئی ہو اور اس میں نجاست گر پڑے تو جہاں نجاست گری ہے، بس اتنا ہی حصہ نجس ہے باقی پاک ہے۔ لیکن اگر وہ شے مائع یعنی بہنے والی ہے تو پوری کی پوری نجس ہوجائے گی۔

اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ یہ چیز جمی ہوئی ہے یا بہنے والی تو اس میں ایک چمچہ نکالیں۔ اگر چمچہ کی جگہ فوراً بھر جائے تو بہنے والی سمجھی جائے۔ اور اگر چمچہ کی جگہ نہ بھرے یا بہت دیر کے بعد بھرے تو دونوں صورتوں جہاں نجاست گری تھی بس اتنی جگہ اور اس کے آس پاس کی جگہ نجس سمجھا جائے گا۔ اور چمچے سے اتنی مقدار نکالنے کے بعد جو باقی رہ جائے وہ پاک ہے۔

نجس چیز کا کھانا پینا حرام ہے، بلکہ دوسروں کو بھی نجس کھلانا حرام ہے۔

قرآن مجید، مسجد، مسجد کا فرش، انبیاء اور ائمہ علیہم السّلام کے مقابر کو نجس کرنا حرام ہے۔ اور اگر یہ جگہیں نجس ہوجائیں تو ان کو فوراً پاک کرنا واجب ہے۔

ستائیسواں سبق

بیت الخلا کے آداب

ہر شخص پر واجب ہے کہ ہر حال میں دوسروں سے اپنی شرمگاہ کو چھپائے اور جب پاخانہ جائے تب بھی چھپائے، دوسروں کی شرمگاہ پر نظر ڈالنا حرام ہے۔

پیشاب کرنے کے بعد پانی سے طہارت کرنا واجب ہے، بغیر پانی کے پیشاب کی طہارت نہیں ہوسکتی۔ پاخانہ کرنے کے موقع پر اختیار ہے کہ چاہے پانی سے آبدست کرے یا تین پتھر، کاغذ یا اسی طرح کی کسی چیز سے صاف کرے، ان چیزوں کا پاک ہونا ضروری ہے۔ اگر ایک پتھر سے نجاست دور ہوجائے تو اسی پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے بلکہ تین پتھروں سے صاف کرنا ضروری ہے۔ اگر تین پتھروں سے نجاست برطرف نہ ہو تو جتنے پتھروں سے برطرف ہو اتنا استعمال کرنا واجب ہے۔

ڈھیلے وغیرہ سے طہارت کرتے میں تین شرطیں پیش نظر رکھنا چاہئیں۔

۱۔ پاخانہ اپنی جگہ سے آگے نہ پھیلا ہو۔

۲۔ کوئی نجاست الگ سے پاخانہ کے مقام پر نہ لگی ہو۔

۳۔ خون نہ نکلا ہو۔ اگر ان تین شرطوں میں سے ایک شرط بھی نہ پائی جائے گی تو صرف پانی ہی سے طہارت ہوسکے گی۔ ڈھیلے وغیرہ سے طہارت نہ ہوگی۔

جب کوئی شخص پیشاب یا پاخانہ کرنے بیٹھے تو اس پر واجب ہے کہ بیٹھنے کی حالت میں اس کے جسم کا رُخ اس طرح ہو کہ قبلہ نہ اس کے سامنے ہو اور نہ اس کی پیٹھ کی طرف۔

سوالات

۱۔ کسی کو ننگا دیکھنا یا کسی کے سامنے ننگا ہونا کیسا ہے؟

۲۔ پیشاب اور پاخانہ کی طہارت میں کیا فرق ہے؟

۳۔ پانی کے علاوہ کن چیزوں سے پاخانہ کی طہارت کی جاسکتی ہے۔ اور ان کے شرائط کیا ہیں؟

۴۔ جب تین سے کم پتھر وغیرہ سے پاخانہ صاف ہوجائے یا تین پتھروں سے پاخانہ صاف نہ ہو تو بتاؤ کہ دونوں صورتوں میں کیا حکم ہے؟

۵۔ پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت کیسے بیٹھنا چاہیئے۔؟

اٹھائیسواں سبق

نجس چیزیں

دس چیزیں ایسی ہیں جو پاک نہیں ہوسکتیں۔ ان کو نجاسات کہا جاتا ہے۔

۱۔ **پیشاب :۔** انسان اور ہر اُس جانور کا پیشاب نجس ہے جس کا گوشت کھانا حرام ہو اور ذبح کرتے وقت اُس کی گردن سے خون اُچھل کر نکلے۔

۲۔ **پاخانہ :۔** جس کا پیشاب نجس ہوتا ہے، اس کا پاخانہ بھی نجس ہوتا ہے۔

۳۔ **منی :۔** منی آدمی اور ہر اُس جانور کی نجس ہے، جو خون جہندہ رکھتا ہے چاہے اس کا گوشت حلال ہو یا حرام۔

۴۔ **مُردار :۔** آدمی اور ہر اُس جانور کا مردہ نجس ہے جس کی رگ سے ذبح کرتے وقت خون اُچھل کر نکلے چاہے جانور خود مر گیا ہو یا خلافِ شریعت ذبح کیا گیا ہو البتہ مسلمان کی میت غسل دینے کے بعد نجس نہیں رہتی۔

۵۔ **خون :۔** آدمی اور ہر اُس جانور کا خون نجس ہے جو خون جہندہ رکھتا ہو۔ (یعنی ذبح کرتے وقت اُچھل کر نکلتا ہو۔) مچھلی، کھٹمل، مچھر کا خون نجس نہیں ہے، کیونکہ ان میں اچھلنے والا خون نہیں ہے۔

۶۔ **کُتّا اور سُؤر :۔** خشکی کے کُتّے اور سُؤر کا سارا جسم نجس ہے۔ اگر

تری کے ساتھ کسی کا بدن یا لباس اُس سے مس ہو جائے تو اُسے بھی نجس کردے گا۔ البتہ دریائی کتا اور سور پاک ہیں۔ (یعنی دریا یا سمندر میں پائے جانے والے وہ جانور جن کی شکل و صورت کتے اور سؤر جیسی ہوتی ہے۔)

۷۔ **کافر :۔** ہر وہ شخص نجس ہے، جو خدا و رسولؐ کا منکر ہو یا ایسے مسئلے کا انکار کرے جو اسلام میں واضح اور تمام مسلمانوں میں اتفاقی ہو جیسے نماز، روزہ کا واجب ہونا، یہی وجہ ہے کہ نماز، روزہ کا مذاق اُڑانے والا مسلمان بھی کافر ہو جاتا ہے۔ اور کافر نجس ہے، بلکہ اُس کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

۸۔ **شراب :۔** ہر قسم کی شراب نجس ہے، اور اُس کا پینا حرام ہے۔ لیکن دوسری نشہ والی چیزیں جیسے بھنگ، گانجہ، چرس وغیرہ نجس نہیں ہیں، لیکن اُن کا کھانا پینا حرام ہے۔

۹۔ **فقّاع :۔** جو کی بنائی ہوئی شراب بھی نجس اور حرام ہے۔ لیکن حکیموں کا بنایا ہوا "آبِ جو" شراب نہیں ہے بلکہ پاک ہے۔

سوالات

۱۔ کون کون سے جانور کا مُردار نجس ہے؟
۲۔ دریائی کُتّا اور سوٗر نجس ہے یا نہیں؟
۳۔ نماز کا مذاق اُڑانے والا پاک ہے یا نجس؟
۴۔ جوُں اور مکھّی کا خون نجس ہے یا پاک؟

پانی

پانی دو طرح کا ہوتا ہے۔

۱۔ مضاف پانی :۔ یعنی وہ بہنے والی چیز جسے بغیر کسی قید کے صرف پانی نہ کہہ سکیں جیسے عرقِ گلاب، عرقِ لیمو وغیرہ۔ دیکھنے میں عرقِ گلاب بھی پانی معلوم ہوتا ہے، اور عرقِ لیمو بھی، مگر یہ خالص پانی نہیں ہے۔ مضاف پانی کم ہو یا زیادہ نجاست کے ملتے ہی نجس ہو جاتا ہے۔ آبِ مضاف سے نہ تو طہارت ہو سکتی ہے اور نہ وضو یا غسل کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ خالص پانی :۔ جسے ہم بغیر کسی قید کے پانی کہہ سکتے ہیں۔

خالص پانی پانچ طرح کا ہوتا ہے۔

۱۔ قلیل پانی
۲۔ کثیر پانی
۳۔ جاری پانی
۴۔ بارش کا پانی
۵۔ کنویں کا پانی

قلیل پانی :۔ وہ ٹھہرا ہوا پانی ہے جو ایک کُر سے کم ہو اور جاری نہ ہو۔ یہ پانی نجاست کے ملتے ہی نجس ہو جاتا ہے خواہ اُس کا رنگ و بُو اور مزہ نہ بدلے۔ قلیل پاک پانی سے طہارت بھی ہو سکتی ہے اور وضو و غسل بھی کیا جا سکتا ہے۔

کثیر پانی :۔ وہ ٹھہرا ہوا پانی ہے جو ایک کُر سے زیادہ ہو۔

کُر پانی :۔ وہ پانی ہے جس کو ناپیں تو تین بالشت لمبا

تین بالشت چوڑا اور تین بالشت گہرا ہو۔ (احتیاطاً ۳½ × ۳½ × ۳½) یہ اُسی وقت نجس ہوتا ہے جب اُس کا رنگ و بُو یا مزہ نجاست [سے] مل کر بدل جائے۔

جاری پانی :۔ یعنی وہ پانی جو زمین سے پھوٹ کر نکلے چاہے کُر بھر ہو [یا] کُر سے کم، یہ پانی محض نجاست کے پڑنے سے نجس نہیں ہوتا جب [تک] نجاست سے مل کر اس کا رنگ یا بُو یا مزہ بدل نہ جائے۔

بارش کا پانی :۔ برسنے کے وقت بارش کے پانی کا حکم وہی ہے [جو] جاری پانی کا ہے بشرطیکہ اتنا ہو کہ اسے بارش کہہ سکیں۔

آبِ قلیل پر بارش ہو رہی ہو تو بارش ختم ہونے سے پہلے تک وہ [بھ]ی جاری پانی کے حکم میں رہے گا اور جب پانی برس کے تھم جائے گا تو [با]رش کے پانی کا حکم بھی قلیل پانی کا ہو جائے گا۔ ہاں اگر کہیں اتنا پانی اکٹھا [ہو] جائے کہ کُر یا کُر سے زائد ہو تو پھر اس کا حکم آبِ جاری ہی کا رہے گا۔

کنویں کا پانی :۔ وہ کنواں جس کا پانی زمین سے ابل کر نکلتا ہو۔ اگرچہ [اس] کی مقدار کُر سے کم ہی کیوں نہ ہو نجاست پڑنے سے اس وقت تک [نج]س نہیں ہوگا۔ جب تک کہ اس کا رنگ، بو اور ذائقہ نجاست کی وجہ [س]ے تبدیل نہ ہو جائے۔

سوالات

۱۔ پانی کی کتنی قسمیں ہیں؟ ۲۔ مضاف پانی کا کیا حکم ہے؟ ۳۔ قلیل پانی کسے کہتے ہیں؟ ۴۔ کُر پانی کسے کہتے ہیں؟ ۵۔ بارش کا پانی کُر سے کم ہو تو اس کا حکم کیا ہے؟ ۶۔ خالص پانی کی کتنی قسمیں ہیں، تفصیل سے بیان کرو؟

تیسواں سبق

پانی سے طہارت

بدن یا کوئی دوسری چیز جس میں نجاست نہیں سماتی اگر پیشاب سے نجس ہو جائے تو دو مرتبہ دھونا چاہیے، اور اگر پیشاب کے علاوہ کسی اور نجاست کے لگ جانے سے نجس ہو تو آبِ قلیل و کثیر دونوں سے ایک مرتبہ دھونا کافی ہے مگر بہتر یہ ہے کہ دو مرتبہ دھویا جائے۔

کپڑا یا کوئی دوسری شے جس میں نجاست سماجاتی ہے، اگر پیشاب سے نجس ہو جائے تو دو مرتبہ اس طرح دھونا چاہیے کہ ایک مرتبہ پانی ڈال کر اُسے نچوڑیں پھر دوسری مرتبہ پانی ڈال کر پھر نچوڑیں۔

اگر پیشاب کے علاوہ کسی اور چیز سے نجس ہو جائے تو نجاست دُور کرنے کے بعد آبِ قلیل سے ایک مرتبہ دھو کر نچوڑنا کافی ہے۔

سوالات

١. اگر پیشاب سے کپڑا نجس ہو جائے تو اس کی کیونکر طہارت ہوگی؟
٢۔ پیشاب کے علاوہ کسی دوسری نجاست سے بدن نجس ہو جائے تو آبِ قلیل سے کیونکر طہارت ہوگی۔
٣۔ اگر بدن پیشاب یا کسی دوسری نجاست سے نجس ہو جائے تو آبِ کثیر سے کیونکر طہارت ہوگی۔

اکتیسواں سبق

برتن کا پاک کرنا

اگر برتن نجس ہو جائے تو آبِ قلیل سے تین مرتبہ دھونے سے برتن پاک ہو جائے گا۔

پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس برتن میں تین مرتبہ پانی ڈالیں پانی کو برتن کے اندر گھمائیں اور پھینک دیں یا تین مرتبہ اس برتن میں بھر کے فوراً پانی گرا دیں۔

آبِ کثیر، آبِ جاری اور بارش کے پانی سے جب برس رہا ہو، ایک تبہ دھونا کافی ہے۔ اگرچہ بہتر یہی ہے کہ تین مرتبہ دھویا جائے۔

اگر کُتا کسی برتن کو چاٹ لے تو پہلے پاک مٹی سے مانجھ کر صاف چاہیے پھر دو مرتبہ پاک پانی سے دھونا چاہیے لیکن اگر آبِ کثیر یا آبِ جاری تو مٹی سے مانجنے کے بعد ایک مرتبہ دھونا بھی کافی ہے۔

سوالات

١۔ کُتا اگر برتن چاٹ لے تو کیسے طہارت کی جائے؟
٢۔ قلیل اور کثیر پانی سے نجس برتن کو کتنی بار دھونا ضروری ہے؟
٣۔ اگر پیشاب سے کپڑا نجس ہو جائے تو اسے کس طرح پاک کرنا چاہیے؟

بتیسواں۳۲ سبق

زمین اور آفتاب کے ذریعے طہارت

پیر کا تلوا یا جوتے کا تلا نجس ہو جائے تو زمین پر کم از کم ۱۵ ہاتھ چلنے سے نجاست کے دور ہو جانے کے بعد پاک ہو جائے گا بشرطیکہ زمین پاک اور خشک ہو۔ تلوے یا جوتے کے تلے کا خشک ہونا کوئی ضروری نہیں ہے۔

زمین اور ناقابلِ نقل چیزیں جیسے عمارت، درخت اور وہ ظروف جو زمین میں گڑے ہوئے ہوں یا بہت بڑی بڑی چٹائیاں اگر نجس ہو جائیں اور وہ تر ہوں اور آفتاب کی تمازت سے خشک ہو جائیں تو اصل نجاست کے دور ہو جانے کے بعد پاک ہو جائیں گی۔ اور اگر خشک ہوں تو جہاں نجاست لگی ہو وہاں پانی ڈال دیا جائے پھر جب خشک ہو جائیں تو پاک ہو جائیں گی، جو چیزیں منتقل ہو سکتی ہیں وہ اس طرح پاک نہیں ہو سکتیں۔

سورج سے طہارت کیلئے ضروری ہے کہ شعاعیں براہِ راست نجاست پر پڑیں اور چیز بھی صرف دھوپ کی گرمی سے خشک ہو، ہوا وغیرہ سے خشک نہ ہو۔

سوالات

۱۔ زمین کن چیزوں کو پاک کر سکتی ہے، اور کن شرطوں سے؟
۲۔ آفتاب کن چیزوں کو پاک کر سکتا ہے؟
۳۔ پیر کا تلوا یا جوتے کا تلا اگر نجس ہو جائے تو وہ زمین سے کس طرح پاک ہو سکتا ہے؟

تینتیسواں۳۳ سبق

طہارت کی دو مخصوص صورتیں

انسان کے علاوہ دیگر جانور جو پاک ہیں، جیسے گھوڑا، بلی، اونٹ وغیرہ، اگر ان کے بدن پر نجاست لگ جائے تو پانی سے پاک کرنے کی ضرورت نہیں صرف نجاست کا دور ہو جانا کافی ہے۔

انسان کے اندرونی اعضا مثلاً ناک، کان وغیرہ کے اندرونی حصے اگر نجس ہو جائیں تو انہیں بھی پانی سے پاک کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ صرف نجاست کا دور ہو جانا کافی ہے۔ لیکن ظاہری اعضاء سے صرف نجاست کا دور ہو جانا کافی نہیں بلکہ پانی سے پاک کرنا بھی ضروری ہے۔

سوالات

۱۔ گھوڑے کے بدن پر اگر خون یا کوئی نجاست لگی ہو تو کیسے پاک ہوگا؟
۲۔ اگر بلی کا منہ نجس ہو جائے اور عین نجاست زائل ہونے پر وہ کسی برتن میں کھالے یا پی لے تو کیا وہ برتن نجس ہو جائے گا؟
۳۔ منہ یا ناک اندر سے نجس ہوں تو کیسے پاک ہوں گے؟

چونتیسواں سبق

شرائط وضو

شرائطِ وضو دس ہیں۔

۱۔ نیت (یعنی دل میں یہ ارادہ کرے کہ صرف خوشنودی خدا کیلئے وضو کر رہا ہوں۔ دنیا کو دکھانے کے ارادے سے وضو کرنا وضو کو باطل کر دیتا ہے۔ ۲۔ پانی پاک ہو نجس پانی سے وضو صحیح نہیں ہے۔ ۳۔ اعضاءِ وضو پاک ہوں، اگر نجس ہوں تو وضو سے پہلے پاک کر لینا چاہیے۔ ۴۔ خالص پانی سے وضو کیا جائے، آبِ مضاف جیسے عرقِ گلاب وغیرہ سے وضو صحیح نہیں ہے۔ ۵۔ پانی مباح ہو یعنی غصبی نہ ہو جس برتن میں ہو وہ بھی مباح ہو، جہاں بیٹھ کر وضو کیا جائے وہ جگہ بھی مباح ہو اگر غصبی پانی سے یا غصبی برتن میں پانی لے کر یا غصبی جگہ پر بیٹھ کر وضو کیا جائے گا تو وضو صحیح نہیں ہوگا۔ ۶۔ اگر اعضاء وضو پر کوئی چیز ایسی موجود ہو جو کھال تک پانی نہ پہنچنے دے۔ تو وضو سے پہلے اُسے ہٹا دینا ضروری ہے۔ لہٰذا اگر انگلی میں انگوٹھی ہو تو اسے اتار دیا جائے یا اسے حرکت دی جائے تاکہ پانی پہنچ جائے، اسی طرح اگر میل اتنا ہو جو پانی کو کھال تک نہ پہنچنے دے تو اُس میل کو چھڑانا بھی واجب ہے۔ ۷۔ ترتیب: ترتیب کے معنی یہ ہیں کہ پہلے چہرے کو دھویا جائے پھر داہنا ہاتھ پھر بایاں ہاتھ دھویا جائے۔ اس کے بعد پہلے سر کا مسح کیا جائے پھر دائیں پیر کا پھر بائیں پیر کا

مسح کیا جائے، اگر ترتیب میں خلل واقع ہو جائے تو پھر سے اُس عضو کو دھونا چاہیئے۔ جس سے ترتیب صحیح ہو جائے مثلاً اگر کسی نے پہلے دایاں ہاتھ دھو لیا بعد میں چہرے پر پانی ڈالا تو وضو تب صحیح ہوگا جب چہرہ دھونے کے بعد پھر دایاں ہاتھ دھوئے، اس کے بعد وضو کو مکمل کرے۔ ۸۔ مُوالات یعنی پہلے عضو کے خشک ہونے سے پہلے اس کے بعد والے عضو کو دھو لینا چاہیے۔ مثلاً چہرے کے خشک ہونے سے پہلے دایاں ہاتھ دھوئے اور دایاں ہاتھ خشک نہ ہونے پائے کہ بایاں ہاتھ دھو لے ۹۔ پانی کے استعمال سے بیماری کا خطرہ نہ ہو۔ ۱۰۔ وضو خود کرنا ضروری ہے۔ البتہ مجبور شخص کو دوسرا شخص وضو کرا سکتا ہے مگر نیت خود وضو کرنے والے کو کرنا ہوگی۔

سوالات

۱۔ شرائط وضو کیا ہیں؟

۲۔ نیت کیا ہے؟

۳۔ اگر اعضائے وضو نجس ہوں تو کیا کرنا چاہیے؟

۴۔ آبِ مضاف سے وضو صحیح ہے یا نہیں؟

۵۔ اگر ہاتھ میں انگوٹھی ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

پینتیسواں سبق ۳۵

وضو

وضو کے معنی ہیں نیت کے ساتھ چہرہ اور دونوں ہاتھوں کا دھونا اور سر اور دونوں پیروں کا مسح کرنا۔

چہرہ یعنی لمبان میں سر کے بال اُگنے کی جگہ سے ٹھڈی کے کنارے تک اور چوڑان میں انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کے درمیان کے حصّے کا دھونا واجب ہے بلکہ بہتر ہے کہ چہرے کا کچھ زیادہ حصّہ اور ناک کے اندر کا بھی کچھ حصّہ دھولیں، تاکہ چہرے کے پورے واجب حصّے کا دھولینا یقینی ہوجائے۔

دونوں ہاتھوں کو کہنی سے انگلیوں کے سرے تک دھونا اور کہنی کے کچھ اور اوپر سے پانی ڈالنا چاہیے تاکہ پوری کہنی کے دُھلنے کا یقین ہوجائے۔

سر کا مسح پوری ہتھیلی سے بھی کر سکتے ہیں، اور ایک انگلی سے بھی لیکن کم سے کم تین انگلیوں سے مسح کرنا بہتر ہے۔

سر کا مسح سر کے اگلے حصّے اور اُس پر اُگے ہوئے بالوں پر کرنا چاہیے۔ لیکن اگر اگلے حصّے پر اتنے بڑے بال ہوں کہ پھیلا دیا جائے تو سر کے آگے کے حصّے سے بڑھ جائیں تو ان بڑھے ہوئے بالوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے بلکہ بالوں کو ہٹا کر جلد پر مسح کرنا چاہیے۔

پیر کے مسح کی چوڑائی کا برائے نام ہونا بھی کافی ہے۔ لیکن افضل یہ ہے کہ تین انگلیوں سے کیا جائے اور سب سے بہتر یہ ہے کہ پیر کے

پورے اوپر کے حصّے کا مسح کیا جائے، لیکن لمبان میں پیر کی انگلیوں کے سرے سے ٹخنے تک مسح کرنا واجب ہے۔

اگر مسح کیلئے سر پر ہاتھ رکھا جائے اور بجائے ہاتھ کھینچنے کے سر کو حرکت دی جائے تو مسح صحیح نہ ہوگا۔

اسی طرح اگر پیر کا مسح کرتے وقت ہاتھ، پیر پر رکھا جائے اور ہاتھ پھیرنے کے بجائے پیر کو حرکت دے دی جائے تو اس صورت میں بھی مسح صحیح نہیں ہوگا کیونکہ یہ سر اور پیر کا مسح نہیں ہوا بلکہ سر اور پیر کے ذریعے ہاتھوں کا مسح ہوگیا۔

مسح ہتھیلی کی بچی ہوئی تری سے کرنا چاہیے۔ اگر تری مسح کرنے سے پہلے خشک ہوجائے تو چہرے اور ہاتھوں پر جو تری باقی رہ گئی ہے اُس سے لے لینا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ ڈاڑھی پر جو تری ہو اس سے تری لے کر مسح کرلے، اس کے علاوہ کسی دوسرے پانی یا تری سے مسح کرنا صحیح نہیں ہے۔

سوالات

۱۔ وضو کیا ہے؟
۲۔ چہرہ لمبان میں کتنا دھونا چاہیے اور چوڑان میں کتنا؟
۳۔ ہاتھوں کو کتنا دھونا چاہیے؟
۴۔ کیا سر کے مسح کا کوئی مخصوص طریقہ ہے؟
۵۔ اگر ہاتھ کی تری مسح سے پہلے خشک ہوجائے تو کیا کرنا چاہیئے؟

٣٦ چھتیسواں سبق

وضو کن باتوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

ان پانچ باتوں سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۱۔ پیشاب نکلنا ۲۔ پاخانہ نکلنا ۳۔ ریح کا خارج ہونا۔
۴۔ ہر وہ امر جس سے عقل زائل ہو جائے، جیسے جنون، بیہوشی۔
۵۔ ایسی نیند جو آنکھوں اور کانوں پر غالب آجائے۔ اگر آنکھیں نیند کے جھونکوں سے بند ہو جائیں لیکن کان بیدار ہوں تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ بغیر وضو کے قرآن مجید کے حرفوں اور اسمائے باری تعالیٰ کا چھونا حرام ہے۔ مگر قرآن مجید کے سادہ ورق یا سطروں کی درمیانی جگہ یا حاشیہ یا جلد کا چھونا حرام نہیں۔

انبیاءؑ و معصومینؑ اور جناب فاطمہ زہراؑ کے ناموں کو بھی بغیر وضو کے نہ چھونا چاہیے۔

سوالات

۱۔ وضو کن باتوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟
۲۔ اگر آنکھوں پر نیند غالب ہو لیکن کانوں پر نہیں تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟
۳۔ بغیر وضو کن چیزوں کا چھونا حرام ہے؟

٣٧ سینتیسواں سبق

طہارت و حدث

اگر پہلے سے باوضو ہوں اور بعد میں کسی وجہ سے شک ہو جائے کہ وضو ٹوٹا یا نہیں تو ایسے شک کی طرف توجہ نہ کرنا چاہیے، اور وضو کو باقی سمجھنا چاہیے۔ مثلاً کسی شخص کی آنکھیں اونگھنے میں بند ہو جائیں اور شک ہو کہ نیند کا غلبہ ہوا یا نہیں تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔

اسی طرح اگر شک ہو کہ وضو کے بعد پیشاب پاخانہ کیا ہے یا نہیں تو اس صورت میں بھی اپنے آپ کو باوضو سمجھنا چاہیے اور شک کی طرف کوئی توجہ نہ کرنا چاہیئے۔

لیکن اگر پہلے سے بے وضو ہوا اور شک ہو جائے کہ بعد میں وضو کیا تھا یا نہیں تو وضو کرنا چاہیے۔ لیکن اگر یہ شک نماز کے بعد ہو جیسے کسی نے نماز پڑھی اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد شک پیدا ہوا کہ میں نے وضو بھی کیا تھا یا نہیں تو اس صورت میں نماز دوبارہ پڑھنا واجب نہیں ہے طرف آئندہ نمازوں کیلئے وضو کرنا چاہیئے لیکن اگر نماز کے بیچ میں یہ شک پیدا ہو جائے کہ میں نے وضو کیا تھا یا نہیں تو نماز توڑ دے اور وضو کر کے پھر سے نماز پڑھے۔

سوالات

۱۔ اگر طہارت کا یقین ہو اور حدث کا شک ہو تو کیا حکم ہے؟
۲۔ اگر حدث کا یقین ہو اور طہارت کا شک ہو تو کیا حکم ہے؟
۳۔ اگر نماز کے درمیان شک ہو کہ وضو کیا تھا یا نہیں تو کیا کرنا چاہیئے؟
۴۔ اگر نماز کے بعد شک ہو کہ وضو کیا تھا یا نہیں تو اس صورت میں نماز صحیح ہے یا باطل؟

اڑتیسواں سبق (۳۸)

غسل

واجب غسل سات ہیں ۔

۱۔ جنابت ۲۔ مس میت ۳۔ نذر وقسم وعہد کا غسل ! یہ تینوں غسل مردوں اور عورتوں دونوں پر واجب ہوتے ہیں۔ لیکن عورتوں پر ان غسلوں کے علاوہ حیض و نفاس اور استحاضہ کا غسل بھی واجب ہوتا ہے۔

جنابت اور حیض وغیرہ کی حالت میں چند باتیں حرام ہیں۔

۱۔ مسجد اور زیارت گاہوں میں جانا ۲۔ قرآن مجید کے حرفوں کا چھونا۔
۳۔ جن سوروں میں واجب سجدے ہیں ان کا پڑھنا۔

غسل کے طریقے دو ہیں ۔
۱۔ ترتیبی ۲۔ ارتماسی

غسلِ ترتیبی کی مختلف شکلیں

غسل ترتیبی کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے جسم سے گندگی اور چکنائی وغیرہ کو دور کرکے بدن کو پاک کرے پھر اس طرح نیت کرے کہ غسل کرتا ہوں قربۃً الی اللہ اس کے بعد سر اور گردن دھوئے پھر بدن کے داہنے حصے کو پھر بائیں حصے کو اس طرح دھوئے کہ پانی جلد تک پہنچ جائے ۔ چاہے ہاتھ پھیر کر ہی تمام بدن تک پانی پہنچایا جائے ۔

دریا یا تالاب میں غسل ترتیبی کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ تین مرتبہ غوطہ لگایا جائے، ایک مرتبہ سر کی نیت سے دوسری مرتبہ داہنے حصے بدن کی نیت سے اور تیسری مرتبہ بائیں حصے کی نیت سے، سر اور گردن دھوتے وقت یہ ضروری ہے کہ سر و گردن کے علاوہ کچھ حصہ بڑھا کر دھوئے۔

اسی طرح داہنا حصہ جسم دھوتے وقت بائیں طرف کا کچھ حصہ اور بایاں حصہ بدن دھوتے وقت دائیں طرف کا کچھ حصہ بھی دھونا چاہیے تاکہ یقین ہوجائے کہ جتنا حصہ دھونا واجب تھا اتنا دُھل گیا۔

غسل ترتیبی میں اختیار ہے کہ جس طرف سے چاہے شروع کرے، اوپر سے نیچے کی طرف دھونے کی شرط نہیں ہے بلکہ چاہے اوپر سے شروع کرے چاہے نیچے سے چاہے درمیان سے غسل ترتیبی میں صرف ترتیب لازم ہے، یعنی پہلے سر اور گردن کو دھوئے پھر باقی جسم کو ۔

سوالات

۱۔ غسل کے کتنے طریقے ہیں ؟
۲۔ غسل ترتیبی کا کیا طریقہ ہے ؟
۳۔ واجب غسل کتنے ہیں ؟

انتالیسواں سبق ۳۹

غسلِ ارتماسی

غسلِ ارتماسی یہ ہے کہ نیت کے ساتھ ہی اس طرح پانی میں غوطہ لگائے کہ سارا بدن پانی کے اندر ڈوب جائے اور کوئی حصہ باہر نہ رہ جائے۔ غسل ارتماسی میں سارے بدن کا پانی سے باہر ہونا ضروری نہیں ہے، بلکہ تالاب یا دریا میں کھڑے ہو کر غسل کی نیت کرکے غوطہ لگا سکتا ہے۔

اگر غسلِ ارتماسی کرنے کے بعد کسی کو یقین ہو جائے کہ کسی حصہ بدن پر پانی نہیں پہنچ سکا تو پھر سے پورا غسل کرے صرف اس جگہ کا دھو لینا کافی نہیں۔ غسل میں بال کو دھونا ضروری نہیں ہے، لہذا عورت کیلئے غسل کرتے وقت اپنے گندھے ہوئے بالوں کو کھولنا لازم نہیں ہے، البتہ بالوں کے نیچے جلد تک پانی کا پہنچنا لازم ہے۔ روزہ کی حالت میں غسلِ ارتماسی نہیں ہو سکتا، کیونکہ روزہ میں سر کا ڈبونا منع ہے۔

سوالات

۱۔ اگر غسل ارتماسی کرنے کے بعد یہ یقین ہو جائے کہ کسی حصہ میں پانی نہ پہنچ سکا تو کیا کرنا چاہیے؟

۲۔ غسل میں بالوں کا دھونا ضروری ہے یا نہیں؟ اگر عورت کے بال گندھے ہوئے ہوں تو اُسے کیا کرنا چاہیے؟

چالیسواں سبق ۴۰

غسل کی شرطیں

شرائطِ غسل دس ہیں۔

۱۔ نیت ۲۔ پانی پاک ہو ۳۔ اعضائے غسل پاک ہوں ۴۔ پانی خالص ہو مضاف نہ ہو ۵۔ مباح ہو غصبی نہ ہو ۶۔ پانی کا برتن بھی مُباح ہو، اور غسل کرنے کی جگہ بھی مُباح ہو ۸۔ پانی کا برتن سونے چاندی کا نہ ہو۔ ۹ جلد تک پانی پہنچنے سے کوئی چیز مانع ہو تو اسے دُور کر لیا جائے۔
۱۰۔ پانی کے استعمال سے کوئی امر مانع نہ ہو یعنی کوئی ایسا مرض نہ ہو جس میں پانی نقصان دہ ہو یا غسل کر لینے کی وجہ سے پیاسے رہنے کا خوف نہ ہو یا وقت اتنا تنگ نہ ہو کہ غسل کرنے میں نماز کا وقت نکل جائے۔

سوالات

۱۔ غسل کیلئے نیت کیوں ضروری ہے؟

۲۔ غسل کے شرائط کیا ہیں؟

اکتالیسواں سبق

احکامِ غسل

جب انسان غسل کا ارادہ کرے اور اُس کا بدن کہیں سے نجس ہو تو اُسے اختیار ہے کہ غسل شروع کرنے کے بعد نجاست کی جگہ کو پاک کرے اس کے بعد اُسے غسل کی نیت سے دھوئے، مگر بہتر یہ ہے کہ پہلے ہی نجاست کی جگہ کو پاک کرے۔ اسی طرح اگر نجس جگہ پر کھڑا ہو تو اختیار ہے کہ چاہے غسل شروع کرنے سے قبل کھڑے ہونے کی جگہ کو پاک کرلے تب غسل شروع کرے چاہے چھوڑ دے اور جب دایاں حصۂ بدن دھوتا ہوا پیر دھونے پر آئے تو پہلے پیر کو پاک کرے بعد میں دایاں پیر غسل کی نیت سے دھوئے، اسی طرح جب بایاں حصۂ بدن دھوتا ہوا بایاں پیر دھونے پر آئے تو پہلے پیر پاک کرے پھر بائیں پیر کو غسل کی نیت سے دھوئے، اس طرح غسل صحیح ہو جائے گا صرف بعد میں پیر پاک کرنا پڑیں گے۔

ماہِ رمضان میں دن کے وقت روزہ کی حالت میں غسلِ ارتماسی کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر کسی نے بھولے سے ماہِ صیام میں غسلِ ارتماسی کرلیا ہے تو روزہ اور غسل دونوں صحیح رہیں گے البتہ اگر جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تو روزہ اور غسل دونوں باطل ہوں گے۔ غسلِ جنابت کے بعد وضو نہیں کرنا چاہیے۔

البتہ آقائے سیستانی دام ظلہ العالی کا فتویٰ اس سلسلہ میں مختلف ہے۔ اُن کے مقلدین اُن کے رسالۂ عملیہ کی طرف رجوع کریں۔

سوالات

۱۔ بدن پر نجاست لگی ہو تو کیا کرے؟

۲۔ غسل کرنے والا نجس جگہ پر کھڑا ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

۳۔ ماہِ صیام میں غسلِ ارتماسی کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

۴۔ کس غسل کے بعد وضو جائز نہیں ہے؟

تیمم

اگر پانی نہ مل سکتا ہو یا اس سے نقصان کا خطرہ ہو یا اُس کا خریدنا حیثیت سے زیادہ ہو یا اس کے حاصل کرنے میں کچھ چوری ہو جانے کا اندیشہ ہو یا نماز کے وقت میں غسل و وضو کی گنجائش نہ ہو یا وضو کرنے کے بعد پیاس سے مرنے کا یا شدید تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہو تو تیمم کرکے نماز پڑھے کیونکہ نماز ترک کرنا حرام ہے۔ تیمم مٹی یا پتھر پر کرے اگر وہ نہ ہو تو گرد و غبار پر اور اگر وہ بھی نہ ہو تو گیلی مٹی پر تیمم کرے۔ تیمم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کرکے زمین پر دونوں ہاتھ مارے اور انہیں ہاتھوں سے پوری پیشانی کا مسح اوپر سے نیچے کی طرف کرے، اس کے بعد بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے داہنے ہاتھ کی پشت کا اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی سے بائیں ہاتھ کی پشت کا مسح کرے، پھر احتیاطاً دوبارہ ہاتھ مارے اور صرف دونوں ہاتھوں کا مسح کرے۔ تیمم چاہے وضو کے بدلے ہو یا غسل کے عوض دونوں صورتوں میں تیمم کرنے کا طریقہ یہی ہو گا۔ تیمم کو ہمیشہ آخر وقت میں کرنا چاہیے۔ لیکن اگر کسی کو یقین ہو جائے کہ میرا عذر یا مرض آخر وقت تک باقی رہے گا تو اوّل وقت بھی تیمم کر سکتا ہے۔ پھر اگر اس کے بعد وقت کے اندر عذر ختم ہو جائے تو دوبارہ نماز ادا کرنا چاہیے۔

تیمم غسل کا مکمل بدل ہوتا ہے۔ لہٰذا اس سے نماز بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ اور مسجد میں داخل بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ سوچنا کہ اس میں غسل کا لطف نہیں ہے، یا اس سے دل نہیں بھرتا اسلام کے خلاف ہے۔ حکم خدا کی کسی انداز سے بھی توہین و مخالفت نہیں کی جا سکتی۔

سوالات

۱۔ تیمم کب کرنا چاہیئے۔؟
۲۔ تیمم کن چیزوں پر صحیح ہوگا؟
۳۔ تیمم کرنے کی وجہ کیا کیا ہے؟
۴۔ اگر تیمم کرنے کو دل راضی نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ○ وَوَضَعْنَا عَنْكَ
وِزْرَكَ ۙ○ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ○ وَرَفَعْنَا
لَكَ ذِكْرَكَ ؕ○ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ○ اِنَّ مَعَ
الْعُسْرِ يُسْرًا ؕ○ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ○ وَاِلٰى
رَبِّكَ فَارْغَبْ ۧ○

ترجمہ: سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
(اے رسولؐ) کیا ہم نے آپ کا سینہ (علم سے) کشادہ نہیں کیا اور
آپ پر سے وہ بوجھ اتار دیا جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی اور
آپ کا ذکر بھی بلند کر دیا۔ تو (ہاں) مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے
(اور) بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے تو اب جبکہ تم (تبلیغ کے اکثر
کاموں سے) فارغ ہو چکے تو (اپنا جانشین) مقرر کر دو۔ اور بارگاہ احدیت
میں (حاضر ہونے کی طرف) راغب ہو جاؤ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ○ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ○
وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ○ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ○
فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ○ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ○
اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ○
وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ○ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ○
سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ○ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ○
الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ○ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا
وَلَا يَحْيٰى ○ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ○ وَذَكَرَ اسْمَ
رَبِّهٖ فَصَلّٰى ○ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ○ وَالْاٰخِرَةُ
خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ○ اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ○
صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ○

سید نذر عباس
3-8-2010

ترجمہ: سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
(اے رسولؐ) اپنے عالی شان پروردگار کے نام کی تسبیح کرو جس نے (ہر چیز) کو پیدا کیا اور درست کیا اور جس نے (اس کا) اندازہ مقرر کیا پھر راہ بتائی اور جس نے (حیوانات کے لیے) چارہ اگایا پھر اسے خشک سیاہ رنگ کا کوڑا کر دیا۔ ہم تمہیں (ایسا) پڑھا دیں گے کہ کبھی بھولو ہی نہیں۔ مگر جو خدا چاہے (منسوخ کر دے) بے شک وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپے ہوئے کو بھی۔ اور ہم تم کو آسان طریقہ کی توفیق دیں گے تو جہاں تک سمجھانا مفید ہو سمجھاتے رہو۔ جو خوف رکھتا ہے وہ فوری سمجھ جائے گا اور بدبخت اس سے پہلوتہی کرے گا جو (قیامت) میں بڑی (تیز) آگ میں داخل ہوگا پھر نہ وہاں مرے گا اور نہ ہی جیئے گا۔ وہ یقیناً دلی مراد کو پہنچا جو (شرک سے) پاک ہوا اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔ مگر تم لوگ تو دنیوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور دیرپا ہے بے شک یہی بات اگلے صحیفوں ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں بھی ہے۔

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

۷۸۶
۹۲-۱۱۰
یا صاحب الزماں ادرکنی

DvD Version

لبیک یا حُسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

SABEEL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.co.cc
sabeelesakina@gmail.com

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL USE